علماء بنوری ٹاؤن اور فروغِ علم!

مولانا قاری زبیر احمد
استاذ جامعہ بنوری ٹاؤن

الحمد للّٰہ حمدًا متوالیًا والصّلوٰۃُ والسّلامُ علٰی سیدِ الرُّسل والأنبیاء وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ الأتقیاء وعلٰی علماء أمتہٖ البررۃِ النبلاء . أمابعد! فأعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم: ’’إِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ۔‘‘ (۱) وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ’’العلماء ورثۃُ الأنبیاء۔‘‘ (۲)

قرآن کریم، فرقانِ حمید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے انسان کو دو بنیادی مقاصد کی تکمیل و برآری کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ ایک مقصد کو عمومی عنوان کے تحت ’’وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ‘‘(۳) کہہ کر بیان فرمایا، یعنی انسان وجن کا مقصدِ تخلیق ’خالق کی بندگی بجالانا ہے۔ دوسرا مقصد خصوصی عنوان کے تحت ’’وَ إِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلَائِکَۃِ إِنِّیْ جَاعِلٌ فِیْ الْأَرْضِ خَلِیْفَۃً ‘‘(۴) کہہ کر بیان فرمایا۔ ان دونوں آیتوں کا مفہوم یکجا کرنے سے تخلیق انسانی کا مقصد یہ عیاں ہوتا ہے کہ خالق کائنات کی بندگی اس کی ہدایات کی روشنی میں، اس کے منشأ کے مطابق بجالانا، تخلیق انسانی کا مقصد ہے۔

اب خالق کا منشأ عام مخلوق کو کیسے معلوم ہو، اس کے لیے حق تعالیٰ شانہٗ نے بیچ کا ایک ایسا واسطہ متعین فرمایا ہے جو اعلیٰ صلاحیتوں کا حامل ہوکر خالق سے ہدایات لے اور بشری اوصاف سے باوصف ہونے کی بنا پر اپنی قوم کو اس کی زبان، محاورے اور تعبیروں کے ذریعہ سمجھائے۔

یہ واسطہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہے: ’’وَمَاأَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ ‘‘ (۵)

یہ سلسلۂ نبوت پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خالق کائنات کا آخری پیغام انسانیت تک پہنچا کر دنیا سے پردہ فرماگئے۔ اور اس پیغام کو آگے بڑھانے اور پہنچانے کی ذمہ داری اپنی امت کے چیدہ چیدہ اور برگزیدہ ہستیوں

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام و مرتبہ، آپ کی علمی و A خدمات اور آپ کے دعوتی و تحریکی کارنامے مختصر انداز میں اُجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ (۹)

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے علمی کارناموں میں سب سے نمایاں کارنامہ آپ کی علمی یادگار اور صدقۂ جاریہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن ہے۔ بنوری ٹاؤن کا تعلیمی نظم ونسق، تعلیمی وتدریسی شعبہ جات اور تحقیقی و A اور اشاعتی ونشریاتی شعبوں کا اجمالی تعارف بھی میری تحقیق کا حصہ ہے۔

علاوہ ازیں جامعہ کی جن نامور ہستیوں کی علمی و عملی زندگی کو بطور خاص راقم نے موضوعِ سخن بنایا ہے، ان میں سابق مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ، علم حدیث و رجال کے امام زمانہ، عظیم محقق و , لف حضرت مولانا محمد عبدالرشید ^ نی رحمۃ اللہ علیہ، حدیث وتفسیر کے عظیم استاذ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے بانی و مبانی رکن حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، تحقیق و تالیف کے یگانہ روزگار حضرت مولانا محمد اسحاق سندیلوی رحمۃ اللہ علیہ، پیکر اخلاص مجسم غیرت وحمیت وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ، صاحبِ فکر ونظر حضرت مولانا محمد طاسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ، صاحب علم و عمل شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ، تحقیق وتصنیف کے مردِ میدان، نظم وضبط کی عمدہ مثال حضرت مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ اور آخر میں امتِ مسلمہ کے غم خوار، حدیث وفقہ کے جامع، عظیم محدث حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر نظام الدین شامزی شہید رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ شامل بحث کیا گیا ہے۔

ان اکابرِ ملت نے اپنی تعلیم وتدریس، تصنیف وتحقیق، دعوت وتبلیغ، اصلاح وارشاد اور دین کے مختلف شعبوں میں اپنی نمایاں خدمات کے ذریعہ امت کی رہبری، معاشرے کی اصلاح کے لیے جو کاوشیں اٹھائی ہیں، ان کا تعارف وتذکرہ علماء بنوری ٹاؤن کی خدمات کی ایک نمایاں تصویر کے طور پر زیرِ تحقیق لایا گیا ہے۔

ان اساطینِ علم کی   کہ یادگار جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن زمانے کی نظر میں کس علمی واQازی W پر فائز ہے اور اندرونِ ملک و بیرونِ ملک بالخصوص اسلامی وخلیجی ممالک میں اس ادارے کی علمی W کیا ہے؟ اپنے اس مقالے میں اس پہلو کو اجاگر کرنے کی سعی بھی کی گئی ہے۔

نیز اس وقت جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن دین اسلام کی تعلیم وتدریس کے علاوہ مختلف موضوعات پر تحقیق وتالیف، دین کی نشر واشاعت، قرآن وسنت کی تبلیغ وترویج، دینی امور میں اعتدال وتوسط کی تاکید وتلقین، اصلاحِ معاشرہ کی کدوکاوش، اُخوت و بھائی چارہ کے فروغ، وطنی و ملی وحدت ویکجہتی اور مذہبی رواداری وہم آہنگی جیسے عظیم مقاصد کی تکمیل کے لیے کوشاں ہے۔

جامعہ کا یہ فکری و عملی درس حاصل کرنے والے وارثانِ علوم نبوی اندرونِ ملک و بیرون

ملک اسی نہج پر مصروف کار ہیں۔

الحمدللہ! ملک کا کوئی حصہ اور دنیا کا کوئی ملک بلکہ دنیا کا کوئی گوشہ شاید ہی ایسا ملے جہاں بلاواسطہ یا بالواسطہ جامعہ کا یہ فیض نہ پہنچا ہو، بلکہ بعض معاصر اہل علم جنہیں پاکستان کے مختلف شہروں اور دنیا کے مختلف ممالک میں دینی مناسبات سے جانے کا اتفاق ہوا وہ اپنے مشاہدات زبانی وتحریری طور پر بیان کرتے ہوئے معلوم ہوئے ہیں کہ ہمیں دنیا میں جہاں بھی جانے کا اتفاق ہوا، کسی بھی جگہ دین کے کسی شعبہ میں کسی کو نمایاں طور پر مصروف خدمت پایا تو معلوم کرنے پر اس کا تعلق جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی سے معلوم ہوا۔

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے چشمۂ فیض سے سیراب ہوکر دنیا کو سیراب کرنے کا یہ کام اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں سے لیا اُسے جہاں حق تعالیٰ شانہٗ کا انتخاب کہا جائے گا وہاں بانیٔ جامعہ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاص اور اکابر بنوری ٹاؤن کی مخلصانہ کوششوں کا ثمر بھی کہا جائے گا۔ اسی فیض عام کے چشمۂ اخلاص سے روشناس کرانے کے لیے بندہ نے یہ کوشش کی کہ جامعہ کے سن تاسیس ۱۹۵۴ء سے لے کر ۲۰۰۵ء تک چند نمایاں اہل علم کا تعارف پیش کیا جائے، تاکہ جامعہ کے فیض سے فیض یاب ہوکر میدانِ عمل میں اترنے والوں کو اپنے مشائخ کی تعلیمی وعملی زندگی کے کچھ گوشے سامنے رکھنے میں مدد مل سکے۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو بارآور فرمائے اور ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

حواشی وحوالہ جات

۱:......الفاطر: ۲۸۔

۲:...... صحیح البخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القول والعمل، ج:۱، ص:۱۶، ط: قدیمی۔ سنن الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ج:۲، ص:۹۷، ط: قدیمی۔

۳:......البقرۃ: ۳۰۔ ۴:......الذاریات: ۵۶۔ ۵:......ابراھیم: ۴۔

۶:......شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ المتوفی: ۱۱۳۱ھ نے خواجہ بختیار الدین کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا فرمارہے تھے کہ اللہ تمہیں فرزند دے گا، اس کا نام میرے نام پر رکھنا۔ والد گرامی نے آپ کا نام ولی اللہ رکھا، کچھ مدت بعد خواب جب ذہن میں آیا تو ان کا نام قطب الدین احمد تجویز کیا۔ (امام شاہ ولی اللہ اور ان کے افکار ونظریات، مولانا عطاء الرحمٰن قاسمی، ط: مکتبہ خلیل لاہور)

۷:...... ملاحظہ ہو: تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہؒ، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ، ط: نفیس اکیڈمی۔ امام شاہ ولی اللہؒ اور ان کے افکار ونظریات، مولانا عطاء الرحمٰن قاسمی، ط: مکتبہ خلیل لاہور۔ علماء ہند کا شاندار ماضی، مولانا سید محمد میاںؒ، ط: رشیدیہ اردو بازار۔

۸:......مدرسہ رحیمیہ کی بنیاد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے خود رکھی، ان کے وصال کے بعد شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مدرسہ کا منصب صدارتِ تدریس سنبھالا۔ یہ مدرسہ اسی مقام پر واقع ہے جہاں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آپؒ کی اولاد کے مزار مبارکہ ہیں، جو مہندیوں کے نام سے مشہور ہے۔ (امام شاہ ولی اللہؒ اور ان کے افکار ونظریات، مولانا عطاء الرحمٰن قاسمی، ط: مکتبہ خلیل لاہور)

۹:......آپؒ کے مفصل حالات زندگی اور خدمات جاننے کے لیے ملاحظہ ہو۔ ماہنامہ بینات کی قابل قدر خاص اشاعت ''محدث العصرؒ نمبر'' بیاد: محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ۔ شائع کردہ: مکتبہ ماہنامہ بینات، بنوری ٹاؤن کراچی۔